بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

یوم یک شنبہ

چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
ماہوار ۲½

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس روپے

۲۶ ربیع الثانی

جلد ۵/۳۹ | ۴ تبلیغ ۱۳۳۰ ہش | ۴ فروری ۱۹۵۱ء | نمبر ۳۰

کابل سنٹرل جیل میں ہنگامہ

ڈیموکریٹک پارٹی کے افراد پر انسانیت سوز مظالم

پشاور ۳ فروری۔ کابل سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سنٹرل جیل کابل میں ایک شدید قسم کا ہنگامہ برپا ہوا جو وارڈر وں کے انسانیت سوز مظالم کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا تھا یہ مظاہرہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ۳۰۰ افراد نے کیا تھا جن کو اندھیری کوٹھڑیوں میں بند کرکے ان پر بے پناہ مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ ہنگامے اور تصادم میں ڈیموکریٹک پارٹی کے دو قیدی زخمی اور کئی ہلاک ہوئے خوست میں ان مظالم کے خلاف سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہوئی ہے۔

لائل پور کے لیگی امیدوار

لاہور ۳ فروری۔ آج پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے لائل پور کے ضلع کے لئے مسلم لیگی امیدواروں کے حسب ذیل ناموں کا اعلان کیا۔ ابھی لاہور ضلع اور پانچوں خواتین کی نشستوں کے نامزدگان کے ناموں کا اعلان باقی ہے جو کل ہوگا۔

لائل پور

نام حلقہ

۱ میر عبد القیوم ایڈووکیٹ۔
مہاجر سیٹ۔ مختار احمد انور ایڈووکیٹ۔
۲ - مولوی عصمت اللہ۔
مہاجر چوہدری سلطان علی۔
۳ - چوہدری عزیز الدین ایڈووکیٹ
۴ - مہر محمد صادق ایڈووکیٹ
۵ - چوہدری محمد عبد اللہ
مہاجر چوہدری مشتاق احمد
۶ محمد اشرف۔
مہاجر عبد الحمید۔
۷ - چوہدری سراج الدین ناگرا ایڈووکیٹ۔
مہاجر چوہدری محمد حسین
۸ - رائے انور خاں
مہاجر - شمیم احمد خاں۔
۹ - چوہدری محمد اشرف ایڈووکیٹ
۱۰ - فیض محمد حاجی۔
مہاجر - محمد شفیع منصور
۱۱ - مخدوم سید نذر حسین
مہاجر رائے نصر اللہ خاں

سیالکوٹ ۲ - چوہدری عبد الغنی
اٹک ۳ ممتاز علی خاں ایڈووکیٹ

۱۹۴۷ء کے فسادات کے ایام میں زخمی یا ہلاک ہونیوالے افسروں کو معاوضہ

لاہور ۳ فروری۔ پاکستان اور ہندوستان کی حکومت کا باہم اس بات پر معاہدہ ہوگیا ہے کہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کی روک تھام کے ایام میں جن افسروں کو کوئی نقصان پہنچا یا وہ ہلاک ہوگئے انکو متعلقہ حکومتیں فوجی افسران کی امداد کے لئے متعینہ سول افسر جان کر مالی معاوضے دے۔ یہ معاوضے ان لوگوں کو یا ان کے ورثاء کو ادا کئے جائیں گے۔

لاہور ۳ فروری۔ آج یہاں پاکستانی کابینہ کا ایک عام اجلاس منعقد ہوا جس میں ۹ ارکان نے شرکت کی۔ آج پہلی دفعہ ۴ معاملات زیر بحث آئے اجلاس کی صدارت خان لیاقت نے کی جو ۲۲ جنوری سے یہاں مسلم لیگ کے انتخابات کی وجہ سے لاہور میں فروکش ہیں۔

پنجاب کے یونیورسٹی تحقیقاتی کمیشن کے مکمل اجلاس کا افتتاح:

ماضی فروگذاشتوں کی بجائے کمیشن کو اپنی توجہ ٹھوس اور مفید تجاویز پر صرف کرنی چاہیئے

لاہور ۳ فروری۔ پنجاب یونیورسٹی تحقیقاتی کمیشن جسے حال ہی میں ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے مقرر کیا تھا۔ اس کمیشن کے پہلے مکمل اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے عزت مآب سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے پاکستان میں تعلیمی نظام کی اصلاحات کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جس نصب العین کو لے کر پاکستان کو منصۂ شہود پر آیا ہے اس کی تکمیل کیلئے یہ اصلاحات شرط اولین کی حیثیت رکھتی ہیں۔ موصوف نے کہا کہ غلامی کے زمانہ میں تعلیمی نظام ان مقاصد کی تکمیل کے لئے بنایا گیا تھا۔ جو اس وقت کی حکومت کو جچتا تھا۔ آزاد پاکستان کو اب اس ملک کی فکری تعمیر ایسے مسئلہ کو ان اصولوں پر ڈھالنا ہے جو نئے نصب العین اور مقاصد کے مماثل ہوں۔ ملک کے تعلیمی نظام کو دوبارہ نشوونما والی اس سعی کی بنیادی طور پر اصلاح ضروری ہے

موصوف نے اس بات پر زور دیا کہ اس کمیشن کا تقرر اس بنیادی مسئلہ کو حل کرنے سے متعلق پہلی سنجیدہ کوشش ہے جس کے ارکان کو اہل ملک کو ذہنی تعمیر کا راستہ دکھانے کی سعادت اور بھاری ذمہ داری حاصل ہے۔ پنجاب یونیورسٹی ملک کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یہی ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کی شہرت مسلمہ ہے۔ اس لئے یہ نہایت مناسب ہے کہ پنجاب باقاعدہ تعلیمی نظام کی دوبارہ ترتیب و تعمیر کی کوشش میں سبقت لے جائے۔ موصوف نے توقع ظاہر کی کہ تحقیقاتی کمیشن کے ارکان بلا تاخیر اس کام کو مکمل کردیں گے مگر آپ نے ارکان کمیشن کو زیادہ عجلت کو بروئے کار لانے سے بھی محتاط رہنے کو کہا تاکہ کہیں اس کام کی کامل طور پر انجام دہی کو ذک نہ پہنچے۔

آپ نے مزید کہا کہ کمیشن کا نظریہ مفید اور ٹھوس تجاویز پیش کرنا ہونا چاہیئے۔ ماضی کی غلطیوں پر زیادہ توجہ دی گئی تو اس پہلو کا امکان ہے کہ غیر ضروری اختلافات اور مباحث پیدا ہو جائیں اور اس سے تعمیری کوشش کو نقصان پہنچے۔

پنجاب میں اضافی یا منطقی یونیورسٹیوں کی ضرورت کے متعلق مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے جو ماضی میں لوگوں کی بحث و تمحیص کا موجب رہا ہے۔ عزت مآب گورنر صاحب نے امید ظاہر کی کہ ان یونیورسٹیوں کی مرکزیت اور عدم مرکزیت کے سوال پر کمیشن نہ صرف جغرافیائی علاقوں کے نقطۂ نظر سے غور کریگا بلکہ مضامین کے نقطہ سے بھی اس سوال کو زیر غور لایا جائیگا۔

کپاس بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی

لاہور ۳ فروری۔ آج ڈاکٹر نذیر احمد کی صدارت میں کپاس کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس پھر ہوا۔ جسے کئی ایک مندوبین نے خطاب کیا۔ ہندوستانی مندوب نے کہا ۱۹۵۰ء میں قریباً گیارہ لاکھ بیلوں کا اندازہ ہے۔ حکومت ابھی مزید چھ لاکھ بیلیں پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور یہ کوشش بھی کررہی ہے کہ ۱۹۵۲ء میں یہ پیداوار ۴۰ لاکھ بیلوں تک پہنچ جائے۔ فرانسیسی مندوب نے بتایا کہ فرانس میں کپاس کی امپورٹ ۸۷-۲۲ کی بجائے ۰-۲۱ اس لئے ہوئی ہے کہ ۱۹۵۰ء میں فرانسیسی ملیں خام مال اکٹھا کرتی رہیں۔ آپ نے کپاس کی درآمد اس کی کھپت اور خام مال کے ذخیروں کے متعلق اعداد و شمار بیان کئے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کپاس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں پر تشویش کا اظہار کیا۔

اردن طویل المیعاد امداد کا محتاج ہے

عمان ۳ فروری۔ عمان سے مسٹر مائیکل کلارک نے نیویارک ٹائمز کو ایک اطلاع روانہ کی ہے جس میں لکھا ہے کہ اردن اس وقت تک مستحکم اور طاقتور حیثیت کا حامل نہیں بن سکتا جب تک کہ اسے طویل المیعاد امداد نہ دی جائے۔ آپ نے لکھا ہے کہ ملک کا اقتصادی و زراعتی نظام یہودیوں کے مقبوضہ فلسطین سے آئے ہوئے بے خانماں ۴ لاکھ ۶۳ ہزار عرب پناہ گزینوں کے ایک حصہ کو بھی اپنے میں جذب نہیں کرسکا۔ جن پر سلطنت کی آبادی کا ایک تہائی حصہ شامل ہے۔ مقالہ نگار نے آگے جاکر لکھا ہے کہ اقوام متحدہ کی ایجنسی کی طرف سے ۳ کروڑ ڈالر کی جو رقم ملنے والی ہے وہ اس تردد کو کم نہیں کرسکے گی۔

یہ چین کی عوامی حکومت کی ہتک ہے

ہانگ کانگ ۳ فروری۔ کل پیکن ریڈیو نے اقوام متحدہ کی اس قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا جس کی رو سے چین کو کوریا میں حملہ آور قرار دیا گیا ہے کہا یہ چین کی عوامی حکومت کی ہتک ہے۔ یہ پہلا تبصرہ ہے جو چینی حکومت کی طرف سے اس قرارداد پر کیا گیا ہے نشریے میں کہا گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ امریکی سرمایہ پرست معاملے کو منصفانہ طریق سے سلجھانا نہیں چاہتے۔

مشرق وسطی کی خبریں

بغداد ۲ فروری۔ انڈونیشی حکومت نے ڈاکٹر تاوتا باتا کو عراق میں انڈونیشی وزیر مختار مقرر کیا ہے۔

دمشق ۳ فروری۔ شامی حکومت نے ترکی کی اس سال منعقد ہونے والی سفری نمائش میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔

دمشق ۳ فروری۔ ملہ کے نزدیک کفر شعب کے دیہات سے یاروں غریبوں سے ان کا مال و متاع چھین کر انہیں سرحد پار بھگا دیا ہے۔

قاہرہ ۳ فروری۔ کل یہاں چھ عرب مملکتوں نے فوجی اور دفاعی لحاظ سے ایک متحدہ دفاعی معاہدہ پر دستخط کئے

خرطوم ۳ فروری۔ سوڈانی یونائیٹڈ پارٹی نے سوڈان کی موجودہ حکومت سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

عمان ۳ فروری۔ اردنی ایوان ہائے تجارت نے حکومت سے ہنگامی نازک صورت حالات کے پیش نظر غذائی اشیاء کا کافی ذخیرہ درآمد کرنے کیلئے کہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس ... سے چھپوا کر ...
ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ ایل بی

روزنامہ الفضل لاہور
Digitized by Khilafat Library Rabwah
۱۴ فروری ۱۹۵۱ء

جماعت احمدیہ کی خدمتِ اسلام کا اعتراف

پچھلے دنوں احراریوں نے چوہدری افضل حق کا یوم منایا ہے۔ اس تقریب پر احراریوں کے ترجمان "آزاد" نے "افضل حق نمبر" بھی نکالا ہے۔ جس میں چوہدری صاحب کی زندگی کے ہر پہلو پر تعریف و توصیف کے دریا بہائے گئے ہیں۔ اس سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ احراریوں کے نزدیک آپ کا کیا مقام ہے۔ آپ کو مفکر احرار تک کہا جاتا ہے۔ اور آپ کی ذات میں تقریباً عقل و خرد کی ہر ایک شان تصور کی گئی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ احراری آپ کے ہر ایک قول کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے اسکو درست سمجھیں اور اسکے مطابق فیصلہ کریں۔ اور کم ازکم ان کے قول کے خلاف تو کوئی بات نہ کہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس کے باوجود احراری آپ کے بعض اقوال کو پرکاہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔ اور قولاً و عملاً آپ کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

مثلاً احراریوں کے اس مقتدر لیڈر اور ان کے مفکر اعظم نے خود احراریوں کے متعلق فرمایا ہے کہ "ہم (یعنی احراری) باسی کڑھی کے ابال کی طرح اٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں"۔ چاہیئے تھا کہ احراری آپ کے اس قول پر غور کرتے اور اپنے طرز عمل پر اس کی روشنی میں نظر ثانی کرتے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ اس کی بجائے اپنے آپ کو بڑی فعال اور اصولی جماعت سمجھے ہوئے ہیں اور لوگوں کو جھوٹے دعوے کر کر کے ایسا باور کرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں

اگر احراری اپنی تاریخ پر اس قول کی روشنی میں نظر ڈالیں تو ان کو مفکر احرار کا لفظ لفظ درست ثابت ہوتا نظر آئے گا۔ اور ان کو معلوم ہو گا کہ مولوی ظفر علی خان آف زمیندار اور دوسرے اخبارات کے مدیران محترم نے جو وقتاً فوقتاً احراریوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ چوہدری صاحب کے حرف حرف کا موید ہے۔ اور انہوں نے جس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ اس کے لئے باعث ننگ و عار ہی ثابت ہوئے ہیں۔ اپنے متلون کیرکٹر کی وجہ سے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان ہی پہنچاتے رہے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے بے جا غیر محل اور دور از کار جوش و خروش کا بے پیندا ہونا ہی ثابت کرتے چلے آئے ہیں۔

مفکر احرار چوہدری افضل حق نے بار بار اس بے راہ رو اور سرکش گروہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ تم ہرگز تبلیغ اسلام کے لئے کچھ نہیں کر رہے۔ بلکہ تبلیغ اسلام کے راستہ میں روڑے اٹکانے کی کوشش میں مصروف رہتے ہو۔ آپ نے کئی کئی طریقوں سے ان کو سمجھایا کہ تمہاری سرگرمیاں مسلم قوم کے لئے باعث تخریب ہیں۔ باعث تعمیر نہیں ہیں۔ لیکن نخوت و عجب کے اتھاہ اندھیروں نے ان کو ہمیشہ اپنی حقیقت شناسی سے باز ہی رکھا ہے۔

پھر چوہدری صاحب نے یہی نہیں کہا کہ ان کا گروہ تبلیغ اسلام کا کوئی کام پیش نہیں کر سکتا۔ بلکہ انہوں نے ایک مثالی تبلیغی جماعت کے کارناموں کو بھی انکے سامنے پیش کر کے انہیں صراط مستقیم اختیار کرنے کی تحریص و ترغیب دلائی ہے۔ اور صاف صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ اگر تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ تو اس جماعت کی تقلید کرو۔ مگر انہوں نے نہ صرف یہ کہ اس جماعت کی تقلید ہی نہیں کی بلکہ اپنی ساری قوتیں اسکو نقصان پہنچانے کی کوششوں میں صرف کر دی ہیں۔ ذرا چوہدری افضل حق مفکر احرار کے مندرجہ ذیل شاندار الفاظ پر غور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ۔

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا۔ جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا (؟) تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے"۔

اب اگر احراری واقعی چوہدری افضل حق کو دیانتدار ہی سمجھتے ہوتے جیسا کہ "افضل حق نمبر" میں ان کو مختلف ذہنیت کے احراریوں نے بیان فرمایا ہے اگر واقعی یہ احراری سمجھتے کہ چوہدری افضل حق صاحب بڑے صاحب الرائے تھے بڑے مفکر تھے۔ بڑے دور بین تھے۔ بڑے سمجھدار تھے۔ بڑے حق گو تھے۔ تو چاہیئے تھا کہ وہ آپ کی مندرجہ بالا رائے کو نہ صرف قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ بلکہ اس جماعت کی شاگردی اختیار کرتے اور اس سے تبلیغ اسلام کے انداز سیکھتے اور اسکے شکر گزار ہوتے کہ اس نے انہیں سیدھے راستہ پر ڈال کر ان کی دنیا و عاقبت کو سنوارا ہے مگر کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ احراریوں نے بجائے اپنے مفکر اعظم کی ہدایت پر عمل کرنے کے اور تبلیغ اسلام کے اسلوب میں جماعت احمدیہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کے اس جماعت کی مخالفت میں اپنا سارا زور خرچ کر دیا ہے۔ بلکہ احراری پن کا یہ مرض کچھ ایسا پھیلا ہے کہ خود چوہدری صاحب بھی جنہوں نے ایسا صائب مشورہ دیا تھا۔ عمر بھر اس کے اثر سے باہر نہ نکل سکے۔

بات دراصل یہ ہے کہ چوہدری افضل حق صاحب جو احمدیت کے احراری پن کی حد تک دشمن تھے۔ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کے بڑے بڑے دعوے کر رکھے تھے۔ جماعت احمدیہ کی فعالیت اس کا ایثار اسکی تبلیغ اسلام کے لئے بے پناہ قربانیوں اور سراپا انہماک دیکھکر مجبور ہو گئے تھے کہ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے متعلق وہ شہادت حق ادا کرتے جس کا حوالہ ہم نے اوپر درج کیا ہے۔ ملکانوں کے ارتداد کے زمانہ میں جہاں تمام علمائے اسلام نے اپنی بے بسی اور ناکارہ پن کا اعتراف زبان حال سے کر دیا تھا۔ وہاں جماعت احمدیہ کی بے ریا اور جان توڑ عملی سرگرمیوں نے تمام مسلمانوں کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔ کہ کس طرح اس مٹھی بھر جماعت نے آریوں کے اس دام تزویر کو تار پود کر رکھ دیا جس کا ایک تار بھی امت مسلمہ کے باقی تمام عمامہ پوش اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جانشین کہلانے والے توڑ کر نہ دکھا سکے۔ اور احراری؟ احراریوں کا تو وہاں نام و نشان بھی نہ تھا احمدی تو اپنے کاروبار چھوڑ چھاڑ کر اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے یہ کام کر رہے تھے۔ بھلا احراریوں کے لئے ایسے کام میں کیا دلچسپی ہو سکتی تھی؟

یہی وجہ تھی کہ چوہدری افضل حق صاحب باوجود کہ وہ جماعت احمدیہ کے دشمنان میں سے سخت ترین تھے۔ اس جماعت کے بارہ میں شہادت حق ادا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چند روز ہوئے۔ جناب عبدالقیوم صاحب ملک پرنسپل لا کالج لاہور نے وائی ایم سی اے ہال لاہور میں "اسلام میں جدید رجحانات" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی ہے جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق حسب ذیل ریمارکس ارشاد کئے۔

"جماعت احمدیہ اس زمانے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ایک علمبردار تحریک ہے اگرچہ اس کے متعلق اختلافات عقائد کا بہت کچھ چرچا سنتے ہیں تاہم لیکن مغربی ممالک میں منظم تبلیغ کے ذریعے اسلام کے متعلق عیسائی دنیا کے اعتراضات کا جو رد اس نے پیش کیا ہے کسی اور جماعت اور تحریک کو اس کی توفیق نہیں ہوئی میں نے ان لوگوں کو قریب سے دیکھا ہے اور خود ان میں رہ کر ان کا مطالعہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں ان لوگوں نے بھی موجودہ ترقی یافتہ زمانے میں اسلام کو سائنٹیفک طریق پر پیش کرنے میں بہت خدمت انجام دی ہے" (اخبار آزاد ۵ فروری ۱۹۵۱ء)

اس پر ایک احراری صابر ملتانی "آزاد" مورخہ ۵ فروری میں فرماتے ہیں:-

"مسٹر عبدالقیوم صاحب کے متعلق ہمیں علم نہیں کہ وہ مرزائی ہیں یا مرزائی نواز۔ لیکن یہ حقیقت پوری طرح واضح ہے کہ آپ [illegible] کی حقیقت سے قطعی واقف نہیں ہیں اور مرزائیت کا شکار ہیں"

ہم صابر ملتانی صاحب اور تمام احراری لیڈروں سے پوچھتے ہیں کہ اگر عبدالقیوم صاحب ملک پرنسپل لا کالج جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے متعلق شہادت حق ادا کریں تو وہ تو مرزائی یا مرزائی نواز۔ مرزائیت کا شکار یا کم ازکم حقیقت اسلام سے ناواقف ٹھہرتے ہیں تو ہم نے جو حوالہ مفکر احرار چوہدری افضل حق صاحب کا اوپر درج کیا ہے۔ اسکی روشنی میں کیا چوہدری افضل حق بھی مرزائی یا مرزائی نواز یا مرزائیت کا شکار۔ یا کم ازکم حقیقت اسلام کے فہم سے عاری تھے؟

بھائیو! جناب عبدالقیوم ملک پرنسپل لا کالج نے تو بڑے نرم الفاظ میں وہ بات کہی ہے جو اتنے پرزور الفاظ میں خود تمہارے پیشوا تمہارے مفکر اعظم تمہارے ممدوح چوہدری افضل حق ان سے بہت پہلے کہہ چکے ہوئے ہیں اگر آج ملک صاحب نے بھی وہی شہادت حق ادا کی ہے جو چوہدری صاحب ادا کر چکے ہیں۔ تو آپ کو غصہ کیوں آتا ہے؟ انہوں نے تو آپ کے ہی مفکر اعظم کی تقلید کی ہے۔ آپ کو تو بلکہ خوش ہونا چاہیئے تھے کہ ملک صاحب نے بھی چوہدری افضل حق کی صداقت بیانی پر مہر ثبت کر دی مگر آپ ایسے ناشکر گزار ہیں کہ الٹا ان پر غصہ جھاڑنے لگے ہیں کہ انہوں نے چوہدری صاحب کی صداقت بیانی کی تصدیق کیوں کی ہے۔ ایسے بے پیندا طائفہ سے جناب چوہدری افضل حق کو کیا امید ہو سکتی تھی۔ اسی نے تو بنیا

(باقی صفحہ پر)

118

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود)

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا ۲۶واں کامیاب جلسہ سالانہ

۲ ہزار نفوس کا اجتماع ۔ تین احمدی پیرامونٹ چیفس کی شمولیت ۔

۵۷۸۲ روپیہ کی نقد آمد ۔ ۱۱۷۷ روپیہ کے وعدے

از مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کا ۲۶ واں سالانہ جلسہ بمقام Esiam جو یہاں کے لوکل مرکز سالٹ پانڈ سے ۱۶ میل فاصلہ پر واقع ہے بتاریخ ۱۱-۱۲ ۔ جنوری منعقد ہوا ۔ پہلے دن خاکسار کی زیر صدارت گیارہ بجے رات تک مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوتا رہا ۔ جس میں سیکرٹریان مجلس عاملہ نے گزشتہ سال کی کارگزاری کی رپورٹیں پیش کیں ۔ بجٹ ۱۹۵۱-۵۲ء بالتفصیل ممبران کے سامنے پیش ہوا ۔ جسے منظور کیا گیا ۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ اس کی آخری منظوری حاصل کرنے کے لئے اسے مرکز پاکستان یعنے ربوہ بھیجا جائے ۔ مجلس کی ابتدا تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو برادرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کی اور اس کا اختتام گیارہ بجے رات دعا پر ہوا ۔

دوسرا دن

دوسرے دن بعد نماز فجر خاکسار نے احباب جماعت کو سوا گھنٹہ کے قریب اپنے اندر اخلاص دینی غیرت پیدا کرنے اور نظام جماعت کو قائم رکھنے پر کی ۔ بعد ازاں بوقت ۱۰ بجے صبح جبکہ احباب بکثرت تشریف لے آئے تو پیرامونٹ چیف ہیں Nana Kusac Edu پنجم Omanhene of Gomoa Assin State بشمولیت پیرامونٹ چیف یوسف Omanhene of Anyan Denkara State ثانی Nana Hama کی زیر صدارت کارروائی شروع ہوئی ۔ کارروائی سے قبل مسٹر جمال الدین جانسن جنرل سیکرٹری نے دو احمدی پیرامونٹ چیفس کا تعارف کراتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا ۔ اور وہ تجھے بہت برکت دے گا ۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔ پھر بعد اس کے عالم کشف میں وہ بادشاہ دکھلائے گئے ۔ جو گھوڑوں پر سوار تھے ۔

(ب) یہ برکت ڈھونڈھنے والے بیعت میں داخل ہوں گے ۔ اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی ۔ پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے بھی گئے وہ گھوڑوں پر سوار تھے ۔ اور چھ سات سے کم نہ تھے ۔" پہلے انگریزی میں پڑھی ۔ اور اس کے بعد فینی میں ترجمہ کرکے بتایا کہ یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی تھی ۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گمنام تھے لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بفضل خدا گولڈ کوسٹ میں ہی اگرچہ بادشاہ تو نہیں ۔ لیکن کم سے کم مالکان ریاست ہائے حضور کے غلاموں میں پائے جاتے ہیں ۔ اور ایک دن آنے والا ہے ۔ جبکہ دنیا کے بادشاہ حضور کی غلامی میں ضرور داخل ہو کر رہیں گے ۔ اور ہمیں پورا یقین ہے کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ انشاء اللہ پوری ہوگی ۔

بعد تعارف مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور چوہدری عطاء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ نہائت خوش الحانی سے پڑھا ۔ اس کے بعد خاکسار نے مرکز ربوہ کی اہم خبروں اور حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق جماعت کو آگاہ کیا ۔ گزشتہ سال کے تبلیغی ۔ تعلیمی اور تربیتی کام پر ریویو کیا ۔ اور اس سال کے لئے جو جدوجہد جماعت نے کرنی ہے ۔ اسے واضح کرتے ہوئے احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کی تلقین کی ۔ میری تقریر کے بعد الحاج محمد اسحاق صاحب سیکرٹری مال نے مزید تصریح کے ساتھ قربانی کے مسئلہ کو پیش کیا ۔ اور احباب کو کہا گیا کہ وہ Donations ایک دوسرے سے بڑھ کر دینے کی کوشش کریں ۔ چنانچہ احباب نے مختلف سکیموں کے لئے ایک خاصی رقم ایک گھنٹہ کے اندر اندر پیش کر دی ۔ اور اجلاس دعا پر ختم ہوا ۔ اڑہائی بجے خطبہ جمعہ کے لئے خاکسار کھڑا ہوا اور اخلاق فاضلہ کے موضوع پر لیکچر دیا ۔ نماز جمعہ کے بعد دوبارہ خاکسار کی زیر صدارت اجلاس شروع ہوا ۔ مولوی محمد صالح صاحب نے تلاوت قرآن مجید کا فریضہ ادا کیا ۔ ان کے بعد افریقن اکابر نے تقریریں کیں ۔ اور تمام حاضرین جلسہ نے اپنی زبان میں گیت گائے ۔ اور جوش میں آکر انہوں نے عطیات پیش کرنے شروع کئے ۔ جلسہ میں کئی بار اللہ اکبر ۔ احمدیت زندہ باد ۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگائے گئے ۔ یہاں تک کہ ساڑھے پانچ بجے کا وقت آپہنچا ۔ اور اجلاس کو ختم کیا گیا ۔ بعد نماز عشاء پھر جلسہ شروع ہوا ۔ ملک احسان اللہ خانصاحب نے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کو توجہ دلائی کہ جب تک نوجوان اور بچوں کی حقیقی تربیت نہ کی جائے تب تک وہ جماعت کے لئے کوئی مفید وجود نہیں بن سکتے ۔ اسلئے جماعت کے نوجوانوں اور بچوں کی منظم صورت میں تربیت کی جائے ۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد ایک پردہ والے مکان میں عورتوں کے جلسہ کا بھی علیحدہ انتظام کیا گیا تھا ۔ جس میں اہلیہ صاحبہ برادرم ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سکینڈری سکول نے ڈیڑھ گھنٹہ تک خواتین کو مخاطب کیا

تیسرا دن

بعد نماز فجر بروز ہفتہ جناب ڈاکٹر سفیر الدین صاحب نے اسلامی طریقہ تعلیم کے موضوع پر تقریر کی ۔ تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اسلامی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت پر احباب کے سامنے روشنی ڈالی ۔ حسب پروگرام ساڑھے سات بجے دوبارہ اجلاس منعقد ہونا تھا ۔ لیکن ہمارے تیسرے پیرامونٹ چیف ابوبکر صدیق اشانٹی سے تشریف لائے مقامی پیرامونٹ عیسائی چیف نے ان کے استقبال کے لئے اپنی وطنی سپاہ بندوقوں کے ساتھ مسلح کرکے بھیجی ۔ یہاں کے رواج کے مطابق انہوں نے بندوقوں کے فائر ہوا میں بطور سلامی کئے اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا ۔ چونکہ یہ اجلاس ان کی صدارت میں شروع ہونا تھا ۔ اسلئے جب زیادہ دیر ہوگئی تو دس بجے کے قریب خاکسار کی زیر صدارت اجلاس شروع ہوا ۔ برادرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے تلاوت کی اور چوہدری عطاء اللہ صاحب نے "حقیقی احمدی" کے موضوع پر نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں لیکچر دیا تقریر کے دوران میں یورپین مصنفین کی تحریریں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی برتری کے ثبوت میں پیش کیں ۔ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی تقریر کے اختتام پر احمدی پیرامونٹ چیف ابوبکر صدیق ۔ ثالث Omanhene of Nana Ekumfi Amuyaw Brone State استقبال سے فراغت حاصل کرکے حاضر اجلاس ہوئے ۔ مسٹر جمال الدین جانسن جنرل سیکرٹری نے ان کا تعارف کرا کر ان کی صدارت کا اعلان کیا ۔ خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر مسجد کے چندہ کی فراہمی پر کی جسکے نتیجہ میں ۱۸۰ پونڈ نقد جمع ہوگئے ۔ اور ۱۲۸ پونڈ کے وعدے کئے گئے ۔ بعد فراہمی چندہ اجلاس برخاست ہوا ۔ بعد نماز ظہر پھر اجلاس شروع ہوا ۔ برادرم مولوی بشارت احمد بشیر نے تلاوت کی اور چوہدری عطاء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم پڑھی ۔ اسکے بعد برادرم سعود احمد صاحب وائس پرنسپل احمدیہ سکینڈری سکول نے "ربوہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ احمدیوں کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑے گی ۔ اور الہامات میں بعض ایسے اشارات پائے جاتے ہیں جو کہ ربوہ کی زمین پر منطبق ہوتے ہیں نیز ربوہ کی زمین وہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مصلح موعود والے خواب میں دیکھی ۔ بعد ازاں محمود بن عمر احمدیہ سکولز اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے سکرٹری نے تمام احباب سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کو تلقین کریں کہ وہ اپنے آپ کو منظم کرنے کی کوشش کریں اور جلدی سے جلدی اس ایسوسی ایشن کے ممبر بنیں تاکہ ایک نظام میں منسلک ہو کر جماعت کے مفاد کے لئے وہ کوئی کام کر سکیں ۔ مسٹر یوسف جمال عزیز نے تحریک پیش کی کہ فینٹی نماز مترجم کو دوبارہ شائع کرنے کے لئے فنڈ جمع کیا جائے ۔ بعض احباب نے اس کار خیر کے لئے کچھ رقوم کے وعدے کئے ۔ ۲ ہزار احمدی نفوس نے جلسہ میں شرکت کی اور مختلف مدات میں ۵۷۸۲ روپے نقد اور ۱۱۷۷ کے وعدے احباب نے کئے ۔

زمانۂ تہذیب میں جاہلیت

(از مکرم چودھری عبدالواحد صاحب بی۔اے)

"زمیندار" کی اشاعت مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۱ء میں ایک صاحب مظہر علی خاں متعلم گورنمنٹ کالج لائلپور نے ہمارے ایک قابلِ قدر دوست مرحوم قاسم علی رضی اللہ عنہ کی نعش کی بے حرمتی کا ذکر تفصیلاً کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

مرحوم کی نعش کو محلہ شاہ آباد کے قبرستان میں دفنا دیا گیا۔ مگر مسلمانوں نے آپ کی نعش کو قبر سے نکال کر باہر پھینک دیا۔ "غازیانِ اسلام" کے سامنے نعش بے گور و کفن پڑی تھی۔ اور لوگ شور مچا رہے تھے کہ اس نجس لاش کو ہمارے قبرستان سے باہر پھینک دو۔ ریاست کے افسروں نے لاش کو دوبارہ دفنانے کا حکم دیا۔ "غازی" مسلمان مسلح ہو کر مذہب و دین کی حفاظت کے لئے جائے وقوعہ پر کھڑے تھے۔ آخر پولیس نے لاش کو خفیہ طور پر شہر سے باہر بھنگیوں کے قبرستان میں دفنا دیا۔ مگر مسلمانوں نے بھنگیوں کو بھی اطلاع کر دی اور انہوں نے بھی نعش کا وہی حشر کیا جو مسلمانوں نے کیا تھا۔ آخر سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر کی مداخلت سے نعش کو دریائے کوسی کے ویران میدان میں دفن کیا گیا۔ وہاں گیدڑوں نے نعش کو باہر نکال کر اس کا گوشت پوست کھا لیا اور ہڈیاں چھوڑ دیں آخر ان ہڈیوں کو دریائے کوسی میں بہا دیا گیا وغیرہ۔

اس المناک حادثہ کا ذکر کر کے انہوں نے لوگوں کو تلقین کی ہے کہ وہ احمدیت کو قبول نہ کریں ورنہ ان کا انجام بھی اس طرح پر ہوگا۔

"زمیندار" نے اس روایت کو شائع کر کے اپنے تئیں سمجھا ہے کہ اس نے اسلام کی بہت بڑی خدمت ادا کی ہے۔ حالانکہ اس نے مسلمانوں کے دورِ انحطاط و ضلالت جس کا آئے دن "بابائے صحافت" رونا رویا کرتے ہیں اس کی بربریت اور وحشت کی مثال تاریخ میں محفوظ کر دی ہے۔ تاکہ آنے والی قومیں ان پر اسی طرح لعنت کریں جس طرح پر کفارِ قریش پر آج لعنتیں برسائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کرام کے ساتھ اس طرح سلوک کیا ہے جس سلوک پر آج محمد مظہر علی خاں جیسے فخر کرتے ہیں۔

یہ روایت بیان کرنے والوں اور شائع کرنے والوں کی شقاوتِ قلبی اور فقدانِ احساس و تمیز اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ انہیں اسے شائع کرتے ہوئے بھی شرم محسوس نہ ہوئی کہ وہ اپنے اس وحشیانہ فعل میں متمدن قوموں کے لئے اور بعد کے آنے والوں کے لئے کیا ہی حیا سوز مکروہ اور قابلِ نفرت مثالیں پیش کر رہے ہیں اگر "زمیندار" کے کارپردازوں میں انسانیت کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو تو وہ اس المناک سانحہ کو یوں شائع کرنے کے بجائے چھپاتے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسانیت سے کلیۃً عاری ہو چکے ہیں۔

صحابہ کرام کے ساتھ جو سلوک کفارِ مکہ نے کیا اس کی چند ایک مثالیں بخاری اور اسلامی تاریخ سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ تا مماثلت کے پہلو عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے نمایاں ہوں اور معلوم ہو کہ آجکل کے ان مسلمانوں کی مشابہت کن لوگوں سے ہے۔

بخاری کتاب المغازی غزوہ رجیع میں مندرجہ ذیل روایت حضرت خبیبؓ کے قتل کے متعلق درج ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

"غزوہ رجیع میں خبیب اور زید کو گرفتار کر کے کفارِ مکہ لے گئے۔ یہاں تک کہ مکہ میں آپ کو فروخت کر دیا گیا۔ خبیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل نے خرید لیا۔ خبیب نے غزوہ بدر میں ہی حارث کو قتل کیا تھا وہ ان کے پاس کچھ دیر تک رہے یہاں تک کہ انہوں نے اتفاق کیا کہ انہیں مار ڈالا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ انہیں حرم سے باہر لے گئے تاکہ انہیں مار ڈالیں۔ جب ان کے قتل کا وقت آن پہنچا تو خبیب نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو۔ قریش نے ان کی یہ بات مان لی۔ پھر وہ ان کے پاس واپس آئے۔ ان سے کہا کہ میں اپنی نماز جاری رکھنا چاہتا تھا۔ مگر مجھے خیال آیا کہ تمہیں میرے متعلق یہ خیال نہ گذرے کہ میں موت سے ڈر گیا ہوں (خبیب ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے قتل کے وقت دو رکعتیں پڑھنے کا طریق جاری کیا۔) پھر خبیب نے دعا کی کہ اے اللہ ان کا ایک ایک کر کے گھیرا ڈال پھر انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ جَنْبٍ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذَالِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ"

یعنی جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے پروا نہیں ہے کہ میں کس پہلو پر قتل ہو کر گروں یہ سب کچھ خدا کے لئے ہے۔ اور اگر میرا خدا چاہے گا تو میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے پر برکات نازل فرمائے گا۔

پھر عقبہ بن حارث اٹھا اور اس نے ان کو قتل کر دیا۔

اس واقعہ میں عاصم بن ثابت بھی قتل کئے گئے تھے کیونکہ عاصم نے قریش کے ایک بڑے آدمی کو بدر کی لڑائی میں مارا تھا۔ قریش نے کہلا بھیجا کہ ان کے جسم کا ایک حصہ انہیں بھیجا جائے جس سے وہ پہچانا جائے۔ لیکن جب اس جگہ پر جہاں ان کی لاشیں پھینکی گئی تھیں جا کر دیکھا تو بھڑوں نے ان کی لاشوں کو ڈھانپا ہوا تھا۔ اس لئے وہ کوئی حصہ نہ لا سکے۔

مذکورہ بالا واقعہ میں نہ صرف خبیب عاصم اور زید ہی قتل کئے گئے تھے بلکہ سات آدمی اور بھی قتل ہوئے۔

اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہے۔ حبیبؓ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کے لشکر کے ہاتھ قید ہو گئے تو مسیلمہ نے انہیں بلا کر پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں؟ حبیبؓ نے کہا! "ہاں"! پھر مسیلمہ نے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حبیب نے کہا "نہیں" اس پر مسیلمہ نے حکم دیا کہ ان کا ایک عضو کاٹ دیا جائے۔ تب مسیلمہ نے پھر ان سے پوچھا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں؟ حبیبؓ نے کہا "ہاں"! پھر اس نے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حبیبؓ نے کہا "نہیں"! پھر اس نے آپ کا ایک دوسرا عضو کاٹنے کا حکم دیا۔ ہر عضو کاٹنے کے بعد وہ سوال کرتا جاتا تھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اور حبیبؓ کہتے جاتے کہ "نہیں"۔ اسی طرح ان کے سارے اعضاء کاٹے گئے۔ اور آخر میں اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اپنے ایمان کا اعلان کرتے ہوئے وہ خدا سے جا ملے۔

اسی طرح ایک مسلمان کی ٹانگوں کو دو اونٹوں کے پاؤں میں باندھ کر ان کو مختلف سمتوں میں چلا کر اس کے جسم کو چیر دیا۔ اور اس کی لاش کی بے حرمتی کی گئی۔

اسی طرح ظالموں نے سمیّہ نام ایک مسلمان خاتون کی شرمگاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں ایسے واقعات ہیں جن میں کفار نے مسلمان مردوں اور عورتوں پر بے پناہ مظالم کئے اور ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مارنے کے بعد ان کے ناک۔ کان وغیرہ اعضاء کاٹ کر ان کا مُثلہ بنایا گیا۔ اور ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے ان کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا۔

حضرت قاسم علی مرحومؓ کے واقعہ (مندرجہ زمیندار) پر راوی نے بڑا فخر کیا ہے کہ مرحومؓ کی لاش کو جو جگہ جگہ پھینکا گیا اور آخر ایک ندی کے کنارے ریت کے ٹیلے میں گاڑ دیا گیا۔ لیکن گیدڑوں نے لاش کو نکال کر گوشت پوست کھا کر ننگی ہڈیاں چھوڑ دیں۔

وہ بھڑیں جو حضرت عاصمؓ اور حضرت خبیب بن ثابتؓ کی نعش کو چمٹی ہوئی تھیں انہوں نے ان نعشوں کا کیا حشر کیا ہوگا؟ ہمارے لئے ان کی مزعومہ توہین قیامت تک زندہ رہے گی۔ اور دورِ حاضر کے ان مسلمانوں کے کمینہ اخلاق پر نفرین کا موجب ہوگی۔

کفارِ مکہ نے ان مقدس وجودوں کے ساتھ جو مکروہ سلوک کیا وہ کیا کم خوشی محسوس کرتے ہوں گے؟ اس بربریت اور وحشت پر وہی فخر کر سکتا ہے جو بدبخت ازلی ہو۔ جس کے اندر انسانیت سے تعلق رکھنے والے شریفانہ جذبات کا شائبہ باقی نہ رہا ہو۔

حضرت امام اعظم کو قید خانہ میں ڈالا گیا اور ان کی داڑھی کے بال نوچ دیئے گئے۔ اور آخر زہر دے کر مار دیا گیا۔

حضرت منصور کو تختہ عذاب بنایا اور پھر دار پر کھینچا گیا کوئی ایک شخص بھی آج ہے جو اس ظلم عظیم کا ارتکاب کرنے والوں کو اچھا سمجھتا ہو؟ اور ان پر لعنت نہ بھیجتا ہو؟

حضرت امام معصوم کے ساتھ یزید نے کیا کیا۔ ان کی کھوپڑی جب ان کے سامنے لا کر پھینکی گئی۔ تو نیزے سے آپ کے دانتوں کو جو نظر آ رہے تھے ٹھکرایا اور کہا۔ تو کہتا تھا کہ تو مجھ سے معزز ہے؟ اور تیرا باپ میرے باپ سے معزز ہے؟ مگر کوئی ایک بھی انسان ہے جو یزید پر لعنت نہ بھیجتا ہو؟

پس آج بھی اگر احمدیوں پر ظلم ڈھائے جاتے ہیں یا ان کی لاشوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے تو کوئی اچنبے کی بات نہیں۔ الٰہی جماعتوں کے ساتھ دشمنانِ دین کا ایسا ہی سلوک چلا آیا ہے کہ ابتداء میں کفار کے ظلم و ستم کے نتیجہ میں اسلام کو کوئی نقصان پہنچا۔ نہ آج دشمنانِ اسلام احمدیت کی ترقی کو روک سکتے ہیں۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ہی الٰہی قانون ہے آخر اللہ اور اللہ کے رسول کی ہی فتح ہوگی۔

اگر مرحوم قاسم علی کی لاش کو درندوں نے چبا پھاڑا تو ان درندوں سے زیادہ ظالم ریاست رام پور کے بھنگی ہیں۔ اور ان درندوں اور بھنگیوں سے زیادہ بدتر اور سنگدل وہ نام نہاد مسلمان ہیں جنہوں نے نعش کو قبر سے نکال کر باہر پھینکا۔ اور بھنگیوں کو بھی برانگیخت کیا کہ وہ بھی ان کی پیروی کریں۔

یہ ہیں موجودہ "غازیانِ اسلام" کے کارہائے نمایاں جن پر انسانیت بھی شرم کھاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے "غازیوں" سے اسلام کو ہمیشہ پاک رکھے!!!

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد محترم چودھری عبدالعزیز خاں کاٹھ گڑھی بعارضہ ذات الجنب چار یوم سے بیمار ہیں ابھی تک کوئی افاقہ نہیں۔ اسی طرح محترمہ والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار عبدالکریم جامعۃ المبشرین ربوہ (احمد نگر)

(۲) میرے محترم بھائی حکیم عبدالرحمٰن صاحب تشس جو کہ جماعت شورکوٹ کے سیکرٹری مال ہیں۔ اچانک چوٹ لگنے کی وجہ سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب کرام اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور درویشانِ قادیان صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد سلیمان قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ

(۳) میرا بچہ بعارضہ انفلوئنزہ بیمار ہے۔ احباب جماعت بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خورشید احمد انسپکٹر وصایا گھنیالہ

دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے قریباً ۷۰ سال قبل اپنی اور جماعت کی ترقیات اور غلبہ کے لئے بے شمار خدائی وعدوں اور آئندہ ہونے والے واقعات کی براہین احمدیہ میں اطلاع دی۔ ان اطلاعات میں سے بکثرت پوری ہو چکی اور ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی پوری ہونے والی ہیں۔ مگر اس کے واسطے سنت اللہ یہی ہے کہ مومن تن من دھن سے اپنی پوری کوشش صرف کرکے خداوند تعالےٰ پر کامل توکل کریں۔ دعاؤں میں لگے رہیں۔ اور اس کے لئے اسی سے استقامت کی توفیق مانگیں۔ پھر اس کا رحم جوش میں آکر اپنے بندوں پر فضل وکرم کی بارشیں برسایا کرتا ہے۔

پیارے بھائیو! ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء وہ لوگ تیری مدد کریں گے جنکو ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے یاتیک من کل فج عمیق اسقدر لوگ مدد کرنیکے لئے پہنچیں گے کہ سڑکوں میں کثرت آمدورفت کے باعث گڑھے پڑ جائیں گے اور واللّٰہ یعصمک من الناس۔ اس تائید الٰہی اور مدد آسمانی کو دیکھکر حاسد لوگ اس قدر دشمن ہو جائیں گے کہ جان تک کا خطرہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ مگر گھبرانا نہیں۔ کوئی تمہارا بال بھی بیکا نہ کر سکے گا۔ کیونکہ ہم محافظ رہیں گے۔ اللہ اللہ کس شدّ ومد سے یہ الہامات پورے ہوئے کہ معاندین کو بھی اعتراف پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ چوہدری افضل حق صاحب ڈکٹیٹر مجلس احرار اسلام ہند فتنہ ارتداد و پولیٹکل قلابازیاں کے صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں "سوامی دیانند کی مذاہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چونکا دیا مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گئی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کرکے اسلام کی نشر واشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ میرزا غلام احمد صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

پیارے دوستو! اس قسم کا تغیر پیدا کر دینا اور وہ بھی بے سروسامانی میں یہی صحیح اور حقیقی "انقلاب" ہے جو انبیاء ہی آکر دنیا میں پیدا کرتے ہیں اور یہ نتیجہ ہوتا ہے ان کی رات بیدار ان تضرعات رقت آمیز دعاؤں اور بے لوث اور انتھک قربانیوں اور ایثار کا۔ اس نمونہ کو دیکھ کر اسکے قدم بقدم چلنا ماننے والوں کا فرض اور الٰہی دعاؤں کے اپنے وقت پر پورا ہونے کے واسطے نہایت ہی لابدی امر ہے آؤ وعدۂ الٰہی ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الیٰ معاد۔ یقیناً وہ ہستی جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے۔ ضرور مرکز کی طرف لوٹائے گی۔ جس کا ایک حصہ تو پورا ہو چکا۔ یعنی مرکز سے نے جانا۔ اسکے دوسرے حصہ یعنی مرکز کی طرف لوٹانا کے پورا ہونے کے واسطے فریضۂ تبلیغ میں پوری طرح لگ جاویں اور اس قادر اور مالک ارض وسماء سے دعا کریں اور آستانۂ الوہیت پر ایسے گریں اور اس وقت تک گرے رہیں کہ یہ اس ڈھنگ میں پورا ہو جس سے شان الٰہی نظر آئے تاکہ ہمارے ایمان تازہ ہوں یقین ترقی کرے اور نئی امیدیں اور امنگیں لے کر اپنے قدم تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں تاکہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمۃ۔ کہ پورے طور پر تیری فرمانبرداری اور کامل اتباع کرنے والوں کو کافروں پر غلبہ دیا جاوے گا۔ اور یہ قیامت تک رہے گا کے وعدہ کو پورا ہوتا دیکھیں۔ جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ الہام اتنی مرتبہ ہوا ہے کہ اس کی گنتی خدا ہی کو معلوم ہے۔"

(تذکرہ صـ۶۰ـ)

پیارے دوستو! اس الہام کا بار بار اور کثرت کے ساتھ ہونا زبردست دلیل اسبات کی ہے کہ دینے والا تیار تو ہے مگر لینے والا اپنے آپکو اہل بنائے اور حاصل کرنے کے واسطے منزل مقصود پر پہنچے اور اس کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اپنے نمونہ اور دلائل و براہین کے ساتھ پیغام حق دوسروں تک پہنچائیں اور اس میں کامیابی کے واسطے مالک ارض وسماء کے حضور نہایت ہی عجز و نیاز سے راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کریں۔ تاکہ ہمیں وہ ایسے مومن بنا دے۔ جنکی ترقیات کا کلام پاک میں وعدہ ہے فرماتا ہے۔ انما المؤمنون...... رزق کریم پ۹ ع۱۵ کہ سچے اور حقیقی مومنوں کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ ان کے سامنے اللہ تعالےٰ کا ذکر کیا جاوے اور آیات پڑھی جاویں (یہ آیات کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں) تو ان کا ایمان ترقی کرتا اور خدا پر توکل بڑھ جاتا ہے۔ یعنی قربانیاں کرنا ان کے لئے بالکل آسان ہو جاتا ہے اور وہ نمازوں کو سنوار کر اور پورے ذوق اور کامل محبت کے ساتھ ادا کرتے اور تمام خدائی عطیوں اور نعمتوں اور اسکی دی ہوئی طاقتوں سے بنی نوع کی اس قدر اور اتنی ہمدردی اور خدمت کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سے ان کو اس قدر درجات ملتے ہیں کہ ان کی ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کر دیا جاتا ہے اور ایسی ترقیات ملتی ہیں کہ ان کی عزت قائم کر دی جاتی ہے۔ خداوند عزوجل کے اپنے پیارے اور اس زمانہ کے مامور سے ترقیات اور غلبہ کے وعدے ایک طرف اور کلام پاک میں مومنوں کے لئے ترقیات اور درجات دوسری طرف۔ کیا خواب غفلت سے بیدار ہونے اور سستیاں ترک کرکے عمل کے میدان میں نکل پڑنے کے واسطے کافی نہیں؟

میرے عزیزو! اپنا مستقبل بہتر بنانے کی خاطر ہم کمزور اور ناتوان انسانوں پر بھروسہ کرکے ہر قسم کا دکھ تکلیف اور مشقت برداشت کرنے کے واسطے تو بلا چون وچرا تیار ہو جاتے ہیں مگر قادر مطلق مالک الکل اور صادق الوعد کے احکام پر چلنے کے واسطے تردد و انقباض یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ ہم نماز پڑھ کر اور دعائیں کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ بس جو کچھ کرنا تھا ہم کر چکے حالانکہ یہ شر کو اپنی طرف بلانے کے مترادف ہیں۔ جیساکہ فرماتا ہے ویدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر پ۱۵ ع۱ کہ انسان شر کو اپنی طرف اس طرح بلاتا ہے جیسے خیر کو بلایا جاتا ہے۔ حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اصل کامیابی تب ہوتی ہے جب انسان کا دل اور اس کا عمل متفق ہوں۔ یعنی اگر دل سے خیر مانگتا ہے تو اعمال سے بھی مانگے۔ تفسیر کبیر جلد ۳ صـ۳۰۵ـ"

عزیز دوستو! اگر اس ہتھیار کو کہ کس طرح ایک گمنام اور دنیا کی نظروں میں معمولی انسان کو ایک کوردہ سے کسمپرسی کی حالت میں ترقیات کے وعدے دے کر کھڑا کر کے ایسا کامیاب بنایا کہ دشمن بھی اسکے نام پر مجبور ہو گئے۔ لیکر نکل پڑیں تو یقیناً فتح ہماری ہے۔ جس کو روکنے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ غالب خدا ہمارے ساتھ ہے اگر اس جنگ کے لڑے بغیر ہی ہم فتح کے خواب دیکھ رہے ہیں تو یہ ہماری بے وقوفی ہے۔ حضرت اقدس مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ پ۱ ع۲ کے آخری حصہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں"۔ ان آیات نے مومن کو بہت ہوشیار کیا ہے۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے جب کبھی کوئی ہدایت آتی ہے۔ اس کے ساتھ شروع میں بہت سی مشکلات اور مصیبتیں لپٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ دین کا راستہ پھولوں کی سیج نہیں ہوتا۔ بلکہ خاردار جنگلوں میں سے گذر کر انسان گوہر مراد کو پاتا ہے۔ پس اگر ایمان چاہو تو ان مصائب کو برداشت کرنا پڑیگا اور وہ قربانیاں ضرور دینی پڑیں گی جو اس مراد کے حصول کے لئے مقرر کی گئیں ہیں۔ جو شخص ایمان لینا چاہے۔ لیکن قربانیاں پیش نہ کرنا چاہے وہ بے وقوف اور نفاق کی راہ سے خدا تعالےٰ کو پانا چاہتا ہے وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر صداقت کے متلاشی اس گر کو سمجھ لیں تو ان کو کامیابی یقینی ہے ورنہ وہ خیالی پلاؤ پکانے والے ہوں گے اور خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کی بجائے اسکے غضب کو اپنے اوپر وارد کر لیں گے العیاذ باللہ تفسیر کبیر جلد ۱ صـ۲۰۱ و ۲۰۲ـ۔

پیارے دوستو! احمدی کہلانا مگر احمدی والے کام نہ کرنا خدا کے غضب کو بھڑکانا ہے۔ اسلئے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ یقین رکھے جو (۱) خداوند عزوجل کامل الصفات ہے اور اسکے احکام کا بجا لانا ہی خیر و برکت کا موجب ہے۔ اسکے وعدے اٹل اور وہ دعاؤں کو سننے اور قبول کرنے والا ہے

۲- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے جبر کامل تھے جو تمام صفات الٰہیہ۔ جن کا کہ رب انبیاء کے ذریعہ علیحدہ علیحدہ ضرورت کے مطابق ظہور ہوتا رہا کے اکمل اور اتم مظہر اور مجسمہ تھے۔ اسی لئے خاتم النبیین کا لقب پایا یعنی نبوت کے تمام کمالات آپ پر ختم ہو گئے نہ ایسا نبی پہلے گذرا اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے اور کہ روحانیت میں ترقی اور درجات کا ملنا آپ کی پیروی ہی سے وابستہ ہے۔

۳- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالےٰ کے بعد آنحضرت کے عشق میں اس قدر سرشار تھے کہ آپ کی کامل اتباع ایسی فدائیت کے ساتھ کی جو نہ آج تک کسی سے ہو سکی اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکے گی۔ اسی لئے آپ کے متبعین کی آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اصحابہ کرام سے مشابہت دی گئی ہے۔ آپ کی کامل پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ جس کے بغیر نجات ممکن ہی نہیں اور آپ کے نقش قدم پر نہ چلنا گویا ہلاکت کی طرف جانا ہے۔ اور کہ احمدی پر یہ فرض ہے کہ:-

۴- نیکی کو سنوار کر ادا کرے اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرے (۱) پابند کلمہ ہو۔ یعنی خداوند تعالےٰ کو سرچشمہ تمام فیوض کا اور ہر قسم کی حاجت براری کرنے والا یقین کرے۔ جس کی عبودیت لازم و واجب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی موجب نجات ہے (ب) پابند صلوٰۃ ہو۔ یعنی ہر نماز باجماعت ادا کرے اور تہجد کا التزام رکھے سوائے معذوری اور مجبوری کے (ج) پابند صوم ہو۔ یعنی صرف منہ کا روزہ رکھنے والا نہ ہو بلکہ تمام اعضاء کا روزہ رکھے اور ہر عضو کو دوسرے کی بھلائی میں لگائے ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور لغویات سے پرہیز کرے۔

(د) اگر استطاعت ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو حج کرے ورنہ اسکی نیت رکھے اور توفیق ملنے کی دعا کرتا رہے (ر) زکوٰۃ اگر فرض ہو تو اسے

(باقی صـ۶ـ پر)

نقرس

(از ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی دار السلام بیرون دہلی دروازہ لاہور)

نقرس وجع المفاصل۔ وجع الکعب۔ وجع الظہر وجع الورک اور عرق النساء ایک ہی قسم کے امراض ہیں صرف مقام مرض کے اختلاف سے مختلف ناموں سے موسوم ہیں۔

نقرس کا درد اکثر پاؤں کے انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات ایڑی یا تلوے یا پاؤں کے پہلو سے بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر تمام پیر میں پھیل جاتا ہے۔ کبھی یہ درد ہاتھ کی کلائی یا ہاتھ کی انگلیوں سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ پاؤں کے نقرس کو اصطلاح میں پوڈاگرا (Podagra) اور ہاتھ کے نقرس کو چی ریگرا (Chiragra) کہتے ہیں۔

کیفیت:۔ اس مرض میں خون کے اندر یورک ایسڈ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور دوران خون اسے یوریٹ آف سوڈا کی شکل میں چھوٹے جوڑوں کے اندر چھوڑ جاتا ہے۔ جہاں یہ جمع ہو کر درد پیدا کرتا ہے۔

اسباب:۔ اس مرض کے صحیح اسباب تا حال نامعلوم ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق کئی نظریئے قائم کئے گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ یہ مرض اس وقت پیدا ہوتا ہے جب غذا درست طور پر جزو بدن نہ ہوتی ہو۔ (Mal-assimilation)

(۲) بعض ماہرین کا خیال ہے کہ یہ مرض گردوں کے نقص سے عارض ہوتا ہے (Renal origin)

(۳) بعض کا خیال ہے کہ یہ مرض جگر کی کمزوری سے رونما ہوتا ہے (Hepatic origin)

(۴) بعض کہتے ہیں کہ جو سمی مواد بدن کی بافتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے یہ مرض لاحق ہوتا ہے (Tissue Toxin) (۵) بعض کا خیال ہے کہ یہ قسم احشاء سے پیدا ہوتا ہے۔ (۶) بعض کے نزدیک جو اسباب معدہ اور انتڑیوں کا مقام اتصال ہے کے عضو ماؤف ہوں تو یہ مرض حملہ کرتا ہے (۷) بعض کا خیال ہے کہ قولون کے جراثیم بی کولائی اس کے محرک ہیں۔

(۸) بعض کے نزدیک اگزیما۔ خارش۔ شری اور ضیق النفس کے امراض کا تسمم اس کا باعث ہیں وغیرہ اس کے علاوہ وراثت۔ ادھیڑ عمر۔ گوشت انڈہ مچھلی اور چاولوں کا زیادہ استعمال۔ شکم سیر ہو کر کھانے کی عادت۔ دانتوں۔ ناک اور حلق کے امراض۔ معدہ کی ترشی کی زیادتی۔ قبض۔ سوء ہضم۔ انتڑیوں کے فعل کا نقص اور چوٹ لگنا بھی اس کے اسباب میں شامل ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ مرض ایسے لوگوں کو بہت کم ہوتا ہے۔ جو بے فکر بے عقل اور وحشی ہوں اور عموماً سوچ بچار کرنے والوں مفکرین۔ ذہنی کاموں میں مشغول رہنے والوں پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔

نقرس کا حملہ اُن لوگوں پر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ جو شراب پیتے۔ زیادہ کھاتے اور بہت کم کام کرتے ہیں۔

یہ مرض بچوں۔ خواجہ سراؤں اور ایسی عورتوں کو بھی بہت شاذ و نادر ہوتا ہے۔ جو ایام یاس میں ہوں۔ جالینوس نے لکھا ہے۔ کہ نقرس بوڑھوں کو نہیں ہوتا۔ اور اگر ہو جائے تو جلد علاج پذیر نہیں ہوتا بہرحال اس کا سبب کچھ بھی ہو۔ اس مرض میں خون کے اندر یورک ایسڈ بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ پاؤں کے انگوٹھے کلائی یا ہاتھ کی انگلیوں میں لیکا یک درد ہونے لگتا ہے۔ جو برابر بڑھتا رہتا ہے کبھی عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے۔ اور آدمی چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہو جاتا ہے۔ یہ درد عموماً رات کو شروع ہوتا ہے۔

جب یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے۔ تو ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں۔ کان کی کری اور ناک کے اطراف میں یورک ایسڈ کی گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جنہیں اصطلاح میں ٹوفی Tophi کہتے ہیں۔

مرض کے حملہ کے ساتھ عموماً بخار ہو جاتا ہے۔ دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ فقر الدم عارض رہتا ہے۔ کبھی بدن پر سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ سر میں درد ہوتا ہے گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اور چھوٹے جوڑوں میں شدید درد ہونے لگتا ہے

قارورہ میں گلائی کوکال (glycocall)، خون میں یورک ایسڈ اور بدنی نسیجوں میں یوریٹ پایا جاتا ہے۔

نتائج و عواقب مرض کی سمیت سے بدن کی شرائین میں تصلب پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ان کی لچک جاتی رہتی ہے جس کا نتیجہ ضغطۃ الدم (High blood pressure) ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ خون میں یورک ایسڈ کی زیادتی سے قلب کے پردوں یعنی غلاف القلب اور استر بطن القلب میں ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریض کا دم پھولنے لگتا ہے۔ اور قلب کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ اگر مرض کا علاج درست طور پر نہ ہو۔ تو سقوط قلب کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے

حفظ ما تقدم۔ اس مرض کے مستعدین کو چاہیئے۔ کہ وہ معتدل ورزش اور پیدل سیر کریں۔ زیادہ گوشت اور میٹھے کا استعمال ترک کر دیں۔ پانی زیادہ پیا کریں۔ نمک کم کھائیں۔ بدن کو گرم رکھیں تا کہ پسینہ آتا رہے۔ ایسے مکانوں کی رہائش نہ رکھیں۔ جو مرطوب یا نشیب میں واقع ہوں۔ خشک آب و ہوا میں رہیں۔ تازہ۔ دودھ۔ مکھن۔ بالائی اور چائے کا استعمال کریں۔ سوڈا واٹر لیمونیڈ وغیرہ بہت کم استعمال کریں۔ تنگ جوتا نہ پہنیں۔ غذا ہلکی اور سادہ کھائیں۔ اور شکم سیر ہو کر نہ کھائیں۔ سلاد۔ پالک اور مولی کا کھانا مفید ہے۔

کلیجی گردے کلہ بز مچھلی اور ٹماٹر ہرگز استعمال نہ کریں۔ اور ان تمام اشیاء سے پرہیز کریں۔ جو مرغوب الطبع نہ ہوں یا جن کے کھانے سے درد پیدا ہو جاتا ہو غذاؤ۔ مرغی کا چوزہ۔ کبوتر۔ بٹیر۔ تیتر کا گوشت مٹر اور مونگ کی دال مفید ہے

تدابیر علاج:۔ جب حملہ مرض ہو۔ تو مریض کو کامل آرام و سکون کے ساتھ لٹائے رکھیں۔ اور ماؤف پاؤں کو تکیہ کا سہارا دے کر بلند کر دیں۔

عضو ماؤف کو ڈایاتھرمی یا بجلی کے قمقموں سے گرم رکھیں۔ غذاءً دودھ۔ آش جو چائے اور پانی زیادہ پلائیں قبض نہ ہونے دیں۔ اور ازالہ قبض کے لئے اے بنشاد اٹر (Afenta water)، دیچی واٹر ھی اے لیسن (Thialian) کرو شن سالٹ وغیرہ کا استعمال کریں۔

ازالہ مرض کے لئے سوڈا اسلی سلیٹ سیلی سین ڈورسس پاؤڈر ٹ گا یا کم وغیرہ مفید ادویہ ہیں۔ لیکن عصر حاضرہ کی بہترین دوا کارٹی سون (Cortisone) ہے۔ جو سویابین سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور یہی اس کا شافی علاج ہے۔

ان دواؤں کے علاوہ نیسیلین سوڈیم جی کے ٹیکے کلوزل آئیوڈین کے ٹیکے۔ دودھ دہی اولاں کے ٹیکے اور اسپائرین۔ سالیڈون۔ سنڈول وغیرہ بھی کھلانا مفید ہے۔ اگر دانتوں میں پائی اوریا موجود ہو۔ تو ایسے دانت نکلوا دینا ضروری ہوتے ہیں۔ اگر تحجر مفاصل کا اندیشہ ہو۔ تو بالو کرائی سیو کے ٹیکے بہت مفید ہوتے ہیں۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق
ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل نایاب کتب نظارت تالیف و تصنیف نے دوبارہ بڑی محنت اور صرف کثیر سے طبع کروائی ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ یہ کتابیں نہ صرف اپنے لئے خریدیں۔ بلکہ دوسرے غیر احمدی احباب کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اور جو اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے"

یہ کتابیں بک ڈپو نظارت تالیف و تصنیف سے حسب ذیل قیمتوں پر مل سکتی ہیں۔

(۱) حقیقۃ الوحی اعلیٰ کاغذ -/۸ روپے (۲) حقیقۃ الوحی درمیانہ کاغذ -/۶ روپے (۳) کشتی نوح اعلیٰ کاغذ -/۸/۰ (۴) کشتی نوح درمیانہ کاغذ -/۶/۰ (۵) تجلیات الٰہیہ -/۴/- (۶) ایک غلطی کا ازالہ -/۲/-

نوٹ براہین احمدیہ حصہ پنجم پریس میں جا چکی ہے۔ انشاء اللہ فروری میں مل سکے گی۔ (ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۵)

انشراح صدر سے ادا کرے۔ اور چندہ جات باقاعدگی سے دیتا رہے۔ کہ اس میں ہی بھلائی ہے

(س) اصلاح نفس کا خیال رکھے۔ اس کے لئے دعا میں لگا رہے اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالے

(ط) فریضۂ تبلیغ سے کبھی غافل نہ ہو۔ کہ یہ اصلاح نفس علمی ترقی۔ عرفان الٰہی اور قومی زندگی کا زبردست ذریعہ ہے۔ (ظ) صداقت پر کاربند ہو۔ اور جھوٹ کے قریب ہی نہ جائے۔ کہ یہ بھی شرک ہے۔

(ع) نظام سلسلہ کا پوری طرح پابند ہو۔ یعنی عہدہ داران سے تعاون اور افسران کی اطاعت کرے کسی غیر احمدی کا جنازہ یا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی سے نہ کرے کہ یہ روحانی قتل ہے۔ اور اس سے اپنی روحانیت مردہ ہو جاتی ہے۔ اور حتی الامکان غیر احمدی لڑکی بھی نہ لی جائے مرکز کی طرف سے جو کام بھی سپرد ہو۔ اس کی پوری طور پر تکمیل کرنا اور حضرت اقدس مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ کے ارشادات پر صدق دل سے اور انشراح صدر کے ساتھ عمل پیرا ہونا۔ کہ قومی زندگی کی یہ علامت ہے

(غ) مخلوق خدا پر رحم کرے اور خداوند تعالیٰ کی تمام عطا کردہ نعمتوں سے ان کو فائدہ پہنچائے اور بھلائی میں لگا رہے۔ اور کسی سے مدد کی توقع نہ رکھے۔

(ف) یتامیٰ بیوگان و غرباء کی خبر گیری اور اقرباء سے حسن سلوک کرنا

(ق) بڑوں کی اطاعت اور چھوٹوں پر شفقت کرنا

(ک) وعدہ ایفائی کا بہت ہی خیال رکھنا۔

(گ) تمام احمدیوں کو اپنا بھائی سمجھے اور ان سے محبت رکھے۔ (ل) بری صحبت اور لغویات جن سے روحانی جسمانی کوئی فائدہ حاصل نہ ہوتا ہو۔ پرہیز کرے۔ اور نفرت رکھے۔ اور ان باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے تبلیغ دین پر لگائے

(م) بچوں کی تربیت کا پورا خیال رکھے۔ انہیں بری صحبت سے بچائے۔ (ن) تمدن کے متعلق جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کا بہت خیال رکھے مثلاً (۱) اپنی گورنمنٹ کا وفادار رہے (۲) ملازم ہو تو کام ایسی تندہی اور محنت سے کرے کہ آقا خوش ہو اور کوئی ملازم یا ماتحت ہوں۔ تو ان سے نرمی کا برتاؤ کرے (۳) کاروبار میں گاہکوں کو خوش رکھے۔ اور سب سے ایک دام وصول کرے۔ کسی سے کم اور کسی سے زیادہ لینا دھوکہ دہی کے مترادف ہے۔ کسی دوست یا رشتہ دار کو رعایت کر دینا بات دیگر ہے۔ مال ہشیاری اور چھان بین کے ساتھ خرید کرے اور گاہکوں کو فائدہ پہنچانے کا خیال رکھے خریدار دھوکہ نہ کھائے

ناظر دعوۃ و تبلیغ ہندوستان قادیان مشرقی پنجاب

ڈیرہ غازیخان کے مناظرہ میں کس کو شکست ہوئی

محمد خان صاحب کا حلفیہ بیان اور قبول احمدیت

احراری اخبار آزاد نے ڈیرہ غازیخان کے مناظرہ کے سلسلہ میں کئی غلط بیانیاں کی تھیں اور لکھا تھا کہ اس میں جماعت احمدیہ کو شکست فاش ہوئی تھی۔ اس مناظرہ میں شامل ہونے والے ایک صاحب محمد خان صاحب کا ایک حلفیہ بیان اور قبول احمدیت کا اعلان ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ قارئین پر اصل حقیقت خود ہی واضح ہو جائے گی۔

"میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر بطور اظہار صداقت مندرجہ ذیل اعلان کرتا ہوں۔ کہ احراری اخبار آزاد مورخہ ۲۲/۱۵ میں موضع کوٹ ہیبت کے حالیہ مناظرہ کے بارے میں جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ وہ سرتاپا غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ اور الفضل مورخہ ۲۴/۱۵ میں جو مختصر اس کا جواب شائع ہوا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہے میں خود بتحقیق حق کی خاطر اس مناظرہ میں موجود تھا۔ احمدی مناظر مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل کے دلائل دربارہ وفات مسیح علیہ السلام اور مولوی غلام محمد صاحب مناظر احرار کے دلائل دربارہ حیات مسیح کے جوابات پورے غور سے سنتا رہا۔ میں اس سچی گواہی کے ادا کرنے پر مجبور ہوں کہ احمدی مناظر کے دلائل اور جوابات نہایت عام فہم عمدہ اور صحیح اور زوردار تھے۔ جو دلوں میں اثر پیدا کر رہے تھے۔

ان دلائل کو سن کر اور اب اخبار آزاد کا جھوٹا بیان سن کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعت حق پر ہے۔ اور یہی سلسلہ سچا ہے کیونکہ ان کے پاس قرآن شریف۔ حدیث شریف اور تمام صحابہ کرام کے اجماع کے دلائل موجود ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کے عمدہ اخلاق اور ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنا بھی ان کو سچا ثابت کرتا ہے۔ اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کے مخالفین کے پاس سوائے بد زبانی اور جھوٹے طور پر شیخی مارنے اور شور و غوغا کے اور کچھ نہیں ہے۔ احراری مولوی جس نئے احمدی کو پھیر لے گئے تھے۔ وہ بھی احمدیت میں پکا ہو گیا ہے۔ اور اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مناظرہ میں سب شامل ہونے والوں کو سچائی کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور مجھ کو دین کی خدمت کی توفیق اور استقامت بخشے۔ آمین۔

(نشان انگوٹھا محمد خان ولد فقیر خان قوم زہرانی بلوچ سکنہ چاہ اسمٰعیل والا موضع کوٹ ہیبت ڈیرہ غازیخان)

جماعت احمدیہ کی بتیسویں ۳۲ مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی!

جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۳۰ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح)

اعلان سزا

بعض شکایات کی بناء پر جو بعد تحقیق درست ثابت ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر عبد السمیع صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس واقف زندگی کے متعلق مندرجہ ذیل فیصلہ فرمایا ہے (۱) ان کا وقف توڑا جائے (۲) ان سے آئندہ کوئی چندہ کسی قسم کا وصول نہ کیا جائے (۳) انہیں آئندہ ربوہ یا قادیان آنے جانے کی اجازت نہ ہو۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

(نوٹ) یہی اعلان الفضل ۳۰ رجنوری میں غلطی سے اعلان مقاطعہ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں کہ مقاطعہ کی سزا نہیں دی گئی۔

اعلان برائے اشاعت

اکنامکس سوسائٹی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام بروز اتوار بتاریخ ۴ رفروری ۱۹۵۱ء بوقت ۵ بجے شام کالج سٹاف روم میں پروفیسر چارلس ڈی تھامپسن جونیر ایم اے صدر شعبہ اقتصادیات ایف سی کالج لاہور "اصول کرایہ" کے موضوع پر زیر صدارت جناب ڈاکٹر ایس۔ ایم اختر ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی صدر شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی لاہور انگریزی میں تقریر فرمائیں گے۔ دلچسپی لینے والے حضرات سے شمولیت کی استدعا ہے۔

(انور کمال۔ سیکرٹری اکنامکس سوسائٹی)

دو اُستادوں کی ضرورت

خان محمد اسحٰق صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سی۔آئی۔ڈی کو دو چھوٹے بچوں کو انگریزی حساب اور دینیات پڑھانے کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتے پر ملیں

کوٹھی 8-D-8 ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ (اقل) ضابطہ ۱۱۹ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر ڈپٹی کسٹوڈین لائل پور۔ پی۔ سی ایس۔ سی ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس

مقدمہ ۱۹ بابت سال ۱۹۵۰ء

خان احمد اسلام خان ولد خان محمد۔ امین خان ذات پٹھان سکنہ لائل پور

بنام

حکیم بوجھ رام ولد جیلو رام۔ لدھا رام ولد جیون داس حال ہندوستان۔ ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائلپور

درخواست زیر دفعہ ۱۶۔ ایکٹ ۱۵ ۱۹۴۹ء آف برائے تصدیق معاہدہ بیع مکان رجسٹری شدہ مورخہ ۱۶/۵/۴۷ واقعہ محلہ دھوبی گھاٹ لائل پور

بالعوض مبلغ ۲۵۵۰۰/- روپیہ ہے۔

بنام حکیم بوجھ رام ولد جیلو رام۔ لدھا رام ولد جیون داس ذات اروڑہ حال ہندوستان۔ ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمان حکیم بوجھ رام و لدھا رام مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار بنام حکیم بوجھ رام و لدھا رام مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر حکیم بوجھ رام اور لدھا رام مذکور تاریخ ۷ ماہ فروری ۱۹۵۱ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳۱ ماہ جنوری ۱۹۵۱ء کو بدستخط میر اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ...... (ڈپٹی کسٹوڈین لائلپور)

مہر عدالت

بقیہ لیڈر صلا سے آگے۔

نے بار بار خود اسکی مذمت فرمائی ہے۔ اور باسی کڑھی کے ابال اور پیشاب کی جھاگ سے ان کو تشبیہہ دی ہے۔ اب چاہے آپ ان کی تعریفوں کے پل باندھیں۔ ان کا یوم منائیں۔ ان کے لئے خاص نمبر نکالیں۔ یقیناً ان کی روح آپ کے کاروبار سے خوش نہیں ہے۔ جب ان کی زندگی میں تم ان کی ہدایات پر عمل نہ کر سکے۔ تو اب جبکہ وہ تمہارے درمیان نہیں رہے۔ تو تم کس طرح اپنی اصلاح کر سکتے ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ نے خود فرمایا ہے۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے ہم اب بھی آپ سے مایوس نہیں ہیں۔ کیونکہ دلوں کا مالک خدا تعالےٰ ہی ہے۔ اور کوئی نہیں جان سکتا کہ کوئی کب صراط مستقیم اختیار کرے۔ اسی لئے ہم نے آپ کے سامنے مفکر احرار کا مندرجہ بالا قول رکھا ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح اس سے متاثر ہو جائے۔ اور ان ننگ قوم ننگ وطن ننگ اسلام سرگرمیوں سے توبہ کرنے کی توفیق پائے۔

اگر چودھری افضل حق مفکر احرار کا حوالہ احراریوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ تو ہم یہاں شاعر مشرق مفکر اسلام جناب سر محمدؒ اقبال کا حوالہ بھی اس خیال سے نقل کر دیتے ہیں۔ کہ شاید مفکر احرار اور مفکر اسلام دونوں کے اقوال مل کر ہی کوئی صحت افزا اثر احراریوں کے دل و دماغ پر ڈال سکیں۔ اور گو وہ احمدیت پر ایمان تو نہ لائیں۔ کم از کم ایسی فعال اور ٹھیٹھ اسلامی نمونہ پیش کرنے والی جماعت سے ان کا وہ عناد جو برے لوگوں کو ہر اچھی چیز سے ہوتا ہے۔ کسی قدر کم ہو جائے۔ شاید۔ شاید سر محمدؒ اقبال نے ۱۹۰۸ء میں علی گڑھ میں ایک انگریزی تقریر کے دوران میں جو مولوی ظفر علی خاں صاحب نے اردو میں "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" کے نام سے شائع کی فرمایا۔

"میری رائے میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر ذات نے ڈالا ہے۔ ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے۔ اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے۔ اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔"

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" مطبوعہ مرغوب ایجنسی ۱۹۱۹ء)

لطف یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی خاں بھی ہو احمدیت کے ویسے ہی شدید دشمن ہیں جیسے کہ احراری ہیں۔ ان کے قلم پر بھی ایسا تصرف ہوا۔ کہ یہ الفاظ وہ بھی روک نہ سکے۔

سٹار ہوزری کے حصہ داران کیلئے ضروری اطلاع

میں اس سے قبل اعلان کر چکا ہوں۔ کہ سٹار ہوزری کے خریداران جتنے حصص خرید نا چاہئیں وہ فی حصہ دس روپیہ کے حساب سے محاسب صاحب صدر انجمن کو بھیجا کریں۔ اور مجھے بھی ایک کارڈ سے اطلاع کریں۔ میں انہیں باقاعدہ سرٹیفکیٹ مطبوعہ رسید خریداری کا بھجدوں گا تا آپ کے پاس سند رہے۔ بعض دو تین دوستوں کو میں نے رسید بکس دی ہیں۔ اور یہ مشورہ بھی دیا تھا کہ ایسے دوست جو رسید کاٹیں وہ روپیہ مقامی صدر جماعت یا سکرٹری مال کے ذریعہ محاسب صاحب کو بھجوا دیں تا روپیہ ایک جگہ محفوظ رہ کر حساب رکھنے میں دقت نہ ہو۔

لہذا میں دوبارہ اعلان کرتا ہوں کہ خریدار براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن کو روپیہ بھیجیں۔ اور وہ مجھے بھی اسکی اطلاع دیں۔ تاکید ہے

صدر بورڈ آف ڈائریکٹرز ۳۰/۵۰ ۲-۲

تقریب سعید

مورخہ ۲ر فروری چوہدری عبد الرحمٰن ولد چوہدری غلام محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز ہائی سکول کا نکاح سیدہ طاہرہ بانو ایم اے دختر صوفی عبد الرحیم صاحب کے ساتھ شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور نے بعد نماز جمعہ مسجد بیرون دہلی دروازہ پڑھایا اور اسی شام رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بناوے۔ آمین ثم آمین

(عبد العزیز تحصیلدار)

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ

ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر مورخہ ۱۱ر فروری بروز اتوار بوقت ۴ بجے جامع مسجد احمدیہ دہلی گیٹ میں تقریر فرمائیں گے۔

جملہ احباب وقت مقررہ پر جلسہ میں تشریف لا کر تقریر سے مستفید ہوں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(منیجر اشتہارات)

مختلف اسلامی ممالک کے نمائندے کراچی آرہے ہیں

کراچی ۳ر فروری۔ مؤتمر عالم اسلامی کے جس اجلاس کا یہاں ۹ر فروری کو مسٹر لیاقت علی خاں افتتاح کرنے والے ہیں۔ اس میں شرکت کے لئے اسلامی دنیا سے آنے والے نمائندوں کے خیر مقدم کی تیاریاں زور شور سے کی جا رہی ہیں۔ مؤتمر نے نمائش گاہ کے نزدیک پہلی بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کی جلسہ گاہ ہی کی زمین پر اپنا ایک عارضی دفتر بھی قائم کر دیا ہے مسلم ثقافتی ورثہ کو دکھلانے کے لئے آئی آئی۔ ای۔ سی میں پاکستان ریلوے کے اسٹال تیار کیا جا رہا ہے۔ کانفرنس کے سکرٹریٹ سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کے مطابق ایرانی وزیر تعلیم کی بیگم ماہ منیر خانم کی یہاں آمد متوقع ہے وہ کانفرنس میں عورتوں کے اجلاس کی صدارت کریں گی۔ ان کے ہمراہ طہران کی قومی لائبریری کے ڈائریکٹر مہدی بابائی بھی ہوں گے۔

ترک وفد بدھ کو استنبول سے روانہ ہو رہا ہے۔ اس کی سرکردگی رکن پارلیمنٹ اور ماہنامہ اخبار "جمہوریت" کے ایڈیٹر عمر رضا دوغرول کریں گے۔ اور اس میں پارلیمنٹ کے رکن مسٹر اسمٰعیل حقی اور علی دصفی آتان شامل ہوں گے۔ توقع ہے کہ وفد کے یہاں پہنچنے پر جو دو ترک خواتین صحافی پاکستان کا دورہ کر رہی ہیں وہ بھی اس میں شامل ہو جائیں گی۔ ایک کھلے اجلاس کی صدارت کیلئے دوغرول نامزد ہوئے ہیں۔ عراق کا چار افراد پر مشتمل وفد منیجر کو روانہ ہو رہا ہے۔ سعودی عرب وفد کی قیادت محمد سلطان علی معصومی کر رہے ہیں۔ اس وفد میں سعودی عرب کے وزیر مختار متعینہ کراچی۔ السید عبد الحمید الخطیب بھی شامل ہوں گے۔ طونس وفد کے قائد جامعۃ الزیتون کے پروفیسر اور مؤتمر کے طونسی شاخ کے صدر پروفیسر محمد الصالح النیفر ہوں گے۔ مصر۔ الجزیرا۔ سومالی لینڈ۔ اریٹریا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ملایا۔ اور مراکش کے مندوبین کی آمد بھی جلد ہی متوقع ہے۔

امید کی جا رہی ہے کہ فری لینڈ۔ مغربی جرمنی۔ یوگوسلاویہ اور بوسینیا کے مندوب بھی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

مؤتمر نے کانفرنس میں شرکت کے لئے آغا خاں کو بذریعہ تار دعوت دی ہے۔ ایک پہلی اطلاع کے مطابق توقع ہے کہ اسمٰعیلی طبقہ کے پیشوا اسٹیمر کو یہاں پہنچیں گے اور تقریباً ایک ہفتہ قیام کریں گے (اسٹار)

پنجاب جنگلات کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۳ر فروری ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب ۱۹۵۱ء کی پنجاب جنگلات کانفرنس کا افتتاح فرمائیں گے جو اس مہینہ کے آخری ہفتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں جنگلات کے افسر صوبہ میں جنگلات سے متعلق اہم مسائل مثلاً سیم زدہ اراضی ریتیلے قطعات اور دامن کوہ کی زمینوں میں شجر کاری اور دیگر فنی امور پر مباحثہ کریں گے۔

یہ احساس روز افزوں ترقی پر ہے کہ بارشوں اور اراضی میں اختلاف کی وجہ سے ایک ضلع کے شجر کاری کے مسائل دوسرے ضلع سے جداگانہ اور مختلف ہیں۔ پنجاب میں جنگلات کا رقبہ بہت کم ہے جو مشکل سے صوبہ کے کل رقبہ اراضی کا اڑھائی فیصدی ہے۔ حالانکہ ایک متوازن معیشت کا تقاضا ہے کہ پیداوار والے جنگلات کا رقبہ ۲۰ فیصدی سے ۲۵ فیصدی تک ہو۔

پنجاب کا محکمہ جنگلات اس کوشش میں منہمک ہے کہ ایسی تمام اراضی پر درخت لگائے جائیں جو کسی نہ کسی وجہ سے غیر کاشت ہو چکی ہے۔ محکمہ تمام ناقابل کاشت بنجر اراضی پر درخت لگانے کی سعی بھی کر رہا ہے۔

ٹوکیو ۳ر فروری۔ شمالی کوریا کے کمانڈر انچیف جنرل کم چانگ جو نائب وزیر اعظم بھی تھے ۳۰ر جنوری کو جنگ میں کام آگئے۔ آج پیونگ ریڈیو نے ایک اعلان میں ان کی موت کا ذکر کیا۔

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے پنجاب میں مضبوط و مستحکم وزارت کی ضرورت ہے

لاہور ۳ر فروری۔ چودھری حمید اللہ بیگ صدر کشمیر استصواب بورڈ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو جلد از جلد حل کرانے کے لئے ضروری ہے کہ پنجاب میں ایک مضبوط و مستحکم حکومت قائم ہو۔ آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ پنجاب پاکستان کا دل ہے اور اسی نے حصول کشمیر کیلئے خاص خدمت سرانجام دینا ہے۔ پچھلے دو سالوں میں جو کچھ ہوا اس سے کشمیر کی آزادی کی جنگ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اگر موجودہ انتخابات کے بعد پنجاب میں ایک مضبوط و مستحکم وزارت قائم ہوئی تو مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

گورنر پنجاب کو اختیار

فہرستوں میں ووٹر کا نام شامل کر سکتے ہیں

لاہور ۳ر فروری۔ آج گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں ایک نئے رول کا اضافہ کر دیا گیا ہے کہ وہ جب چاہیں اور جس وقت بھی چاہیں کسی کا نام فہرست ہائے رائے دہندگان میں شامل کر سکتے ہیں جس باقاعدہ فہرست کا جزو تصور ہو گا۔